12397 ـ بنك ملازمین کو ریٹائر منٹ پر ملنے والی رقم

سوال

ایك دوست کا سوال ہے کہ: اس کا والد سودی بنك میں ملازم ہے اور ریٹائر ہونے کے قریب ہے، اور اسے بنك کے مال سے ریٹائمنٹ کے موقع پر کچھ رقم دی جائے گی، تو اس رقم کا حکم کیا ہے ؟
اور ریٹائرمنٹ کے بعد حاصل ہونے والی پنشن کا حکم کیا ہے؟ (یہ علم میں رہے کہ اسے ماہانہ پنشن اجتماعی انشورنس ادا کرے گی، جو کہ ملازمت والی کمپنی ـ ہماری موجودہ حالت میں وہ بنك ہے ـ وہ بنك کے ذریعہ ملازم کی تنخواہ میں سے اجباری طور پر کچھ تنخواہ کاٹتے رہے تا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد پنشن دی جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

میں نے اپنے شیخ اور استاد عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے سودی بنك سے ریٹائرمنٹ پر ملنے والی رقم کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے جواب دیا:

اس کے لیے اس مدت کے مقابلہ میں لینا جائز ہے جس میں اسے حرمت کا علم نہیں تھا اور اس نے سودی بنك میں ملازمت کی، اور حرمت کا علم ہونے کے بعد والی مدت کا معاوضہ لینا جائز نہیں.

مثلا: فرض کریں کہ اس نے تیس برس بنك میں ملازمت کی اور اسے بیس برس تك حرمت کا علم نہ ہوا، پھر اسے حکم کا علم ہوا اور وہ دس برس اور ملازمت کرتا رہا، تو اس کے لیے بیس برس کی رقم لینی جائز ہے، اور آخری دس برس کی نہ لے.

اور اولاد کے بارہ میں گزارش ہے کہ: اگرچہ ان کے والد کی کمائی حرام ہے لیکن ان کے لیے اپنے والد کے مال سے ضرورت کے مطابق رقم لینی حلال ہے، کیونکہ ان کا نان و نفقہ والد پر واجب ہے، اور حرام کمائی کا گناہ والد کے ذمہ ہے، لیکن وہ اسے نصیحت کریں اور رقم لینے میں فراخ دلی سے کام نہ لیں.

واللہ اعلم .